بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۱۱ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۲۶ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج ضعف کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

نہایت افسوس کے ساتھ سنا جائے گا۔ کہ سید صادق علی صاحب محلہ دار العلوم کی اہلیہ صاحبہ امرتسر کے مشن ہسپتال میں گزشتہ رات بحالت زچگی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش بذریعہ لاری لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی احباب دعائے مغفرت کریں۔

آج بعد نماز عصر دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بصدارت جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ محلہ جات کے صدر صاحبان و تبلیغی سکرٹریان کا اجلاس ہوا۔ جس میں مضافات قادیان میں تبلیغ [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان ۱۱ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

خلافت ثانیہ اور مولوی صدر الدین صاحب

غیر مبایعین میں مولوی محمد علی صاحب کے بعد مولوی صدر الدین صاحب اپنے آپ کو کرتا دھرتا سمجھتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی ان کے آنسو پونچھنے کے لئے انہیں اپنی انجمن کا نائب صدر بنا رکھا ہے۔ نیز خطبات وغیرہ پڑھنے میں بھی اپنی قائم مقامی کا حق ادا کرنے کا موقعہ دیتے رہتے ہیں۔ ان حالات میں جب کبھی انہیں ایسا موقعہ ملتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف دل کا بخار نکالنے میں پورا زور صرف کر دیتے ہیں۔ عام طور پر ہم انہیں قابل خطاب نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کی باتیں نہایت سطحی۔ نہایت مضحکہ خیز اور اسلامی تعلیم سے ناواقفیت۔ اور جہالت کا کھلا کھلا ثبوت پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن حال میں انہوں نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو دُر افشانی کی ہے۔ باوجود اس کے کہ اس میں بھی مذکورہ بالا باتیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اس قابل ہے۔ کہ اس کا نوٹس لیا جائے۔

مولوی صاحب نے عام پیروں اور گدی نشینوں کا ذکر کرنے کے بعد جو دراصل تمہید تھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے کہا:۔

”قادیان میں بھی ایک پیر ہے۔ جو اپنے آپ کو مقدس کہتا ہے۔ وہ بڑی شان سے رہتا ہے۔ اللہ کے بندے اس شان سے نہیں رہتے۔ یہ خلیفہ باہر نکلتا ہے۔ تو اس کی حفاظت کے لئے لٹھ بند اور موٹر سائیکلوں والے ساتھ ہیں۔ یاد رکھئے۔ یہ اسلامی طرز نہیں“

اس بارے میں پہلی گزارش تو یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے جو یہ کہا ہے۔ کہ ”قادیان میں بھی ایک پیر ہے جو اپنے آپ کو مقدس کہتا ہے“ اس کا ان کے پاس کیا ثبوت ہے۔ کیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کبھی یہ دعوےٰ کیا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے غلط بیانی کی۔ باقی رہا حفاظتی پہرہ۔ یہ خطرہ کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی مقرر کیا جاتا تھا۔ اور خلفاء کے لئے بھی ایسی صورت میں مولوی صدر الدین صاحب کا یہ کہنا۔ کہ ”اللہ کے بندے اس شان سے نہیں رہتے“ اتنا بڑا بول ہے۔ کہ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے۔ کم ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کو معلوم ہی نہیں کہ اللہ کے بندوں کی کیا شان ہوتی ہے۔ اگر معلوم ہے۔ تو بتائیں۔ کہ وہ کیا ہے اور ان کے ”حضرت امیر“ میں کس قدر پائی جاتی ہے۔ دل میں وہ مولوی محمد علی صاحب کو کیسا ہی سمجھیں۔ اور اپنے رازداروں میں ان کے متعلق کیا کچھ کہیں۔ تاہم وہ انہیں اپنا امیر تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنی ٹولی میں سے سب سے بہتر انسان ظاہر کرتے ہیں۔ ذرا ان کی شان تو بتائیں۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ جسے مولوی صدر الدین صاحب اللہ کا بندہ سمجھتے ہیں۔ وہ کس شان سے رہتا ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب اپنے حضرت امیر میں بھی وہ شان نہ دکھا سکیں۔ جو ان کے نزدیک اللہ کے بندوں کی ہوتی ہے۔ تو اس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہوگا۔ کہ انہیں اپنے فریق میں کوئی ایک بھی خدا کا بندہ دکھائی نہیں دیتا۔ اور وہ صرف اپنے آپ کو ہی خدا کا بندہ سمجھتے ہیں۔ اس صورت میں اگر وہ اپنی شان کی کچھ تشریح کر دیں۔ تو ہم شکر گزار ہوں گے۔ اور پھر بتا سکیں گے کہ وہ خود خدا کے بندے کہلانے کے کہاں تک مستحق ہیں۔

مولوی صدر الدین صاحب نے ایک اور غلط بیانی اور بہت بڑی غلط بیانی یہ کی ہے کہ ”یہ خلیفہ اسلام میں بھی تبدیلی کرتا رہتا ہے“ یہ اتنا بڑا بہتان ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ مولوی صدر الدین صاحب نے کیونکر اسے اپنے موتہہ سے نکالنے کی جرأت کی۔ دراصل جس انسان کے دل سے خدا کا خوف اٹھ جائے۔ اس کی لغزش کی کوئی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ ذرا غور تو فرمایئے یہ بہتان اس جماعت کے واجب الاطاعت امام پر لگایا جا رہا ہے۔ جسے جماعت کی بنیاد رکھنے والے نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ

”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ۔ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے“ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صرف یہی حوالہ نہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا جس جماعت کے بانی نے اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم دی ہو۔ اس کا خلیفہ اور جانشین ایسا ہو سکتا ہے۔ ”جو اسلام میں تبدیلی کرتا رہے“ حاشا و کلّا۔ اور وہ تبدیلی ایسی ہو جسے جماعت احمدیہ کے لاکھوں انسان محسوس تک نہ کریں۔ اور صرف مولوی صدر الدین صاحب کو نظر آئے۔ یہ بغض و کینہ کی انتہا ہے۔ کہ اتنی بڑی غلط بیانی اس دیدہ دلیری سے کی گئی ہے۔

اسلام میں تبدیلی کرتے رہنے کا الزام لگانے والے محافظ اسلام کی ذرا اسلام کے متعلق اپنی واقفیت ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:۔

"اسلامی اصطلاح میں تو خلیفہ اسے کہتے ہیں جس کے قبضہ میں مکہ اور مدینہ ہو اور جسے حضرت نبی کریم صلعم کی حکومت ورثہ میں ملی ہو۔ یا خلیفہ اسے کہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالےٰ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے مامور کرے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلعم کا خلیفہ بنایا۔"

ظاہر ہے کہ جو جی میں آیا بے تکلف کہہ گئے۔ اتنا نہیں سوچا کہ یہ اسلامی اصطلاح کس نے مقرر کی ہے۔ کیا قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے یا حدیث رسول اللہ میں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں۔ پھر اگر خلیفہ کے متعلق یہی اسلامی اصطلاح ہے۔ تو اتنا بتا دیا جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہیں تمام غیر مبایعین اور خود مولوی صدر الدین صاحب بھی چھ سال تک خلیفۃ المسیح تسلیم کرتے رہے۔ کیا ان کے قبضہ میں مکہ اور مدینہ تھا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت ورثہ میں ملی تھی۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ کی یہ اصطلاح مولوی صدر الدین صاحب نے اب گھڑی ہے۔ اور خواہ مخواہ اسے اسلامی اصطلاح قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے قبل خود خلیفہ کی یہ تعریف نہ سمجھتے تھے۔

مولوی صدر الدین صاحب کے خطبہ کے ان اقتباسات سے جو اوپر نقل کئے گئے ہیں۔ جہاں اسلام کے متعلق ان کی افسوسناک ناواقفیت کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی صداقت کا انکار اور بڑے سے بڑے بہتان کا ارتکاب بالکل معمولی بات سمجھتے ہیں۔

پھر

رہ رہ کے آرہا ہے کسی کا خیال پھر
اٹھتا ہے میرے غمزدہ دل میں ابال پھر

اے وقت کے مسیح گو دیکھا نہیں تجھے
محمود میں ہے جلوہ گر تیرا کمال پھر

کہہ دو کوئی یہ جا کے امیر پیام سے
ہم جن سے بچ چکے نہ پھیلائیں وہ جال پھر

کہتا ہے کون ختم رسل ختم کر چکے
ہے قادیاں میں پیدا اعجازی کمال پھر

ملّا نے کر رکھا تھا جسے دیر سے حرام
ہے فضل حق سے آج وہ نعمت حلال پھر

ناہید آؤ سیر چمن کو ذرا چلیں
مستانہ وار آئی ہے بادِ شمال پھر

عبدالمنان ناہید

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ امسال ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۴۳ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مشکور فرمائیں۔ خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ چودھری دل محمد صاحب اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے۔

ان ایام میں کانفرنس خدام الاحمدیہ بھی ہوگی۔ جس میں صاحبزادہ صاحب تقریر فرمائیں گے ضلع سیالکوٹ کے تمام خدام کی حاضری ضروری ہے۔

خاکسار قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن

تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ

یہ جلسہ ۲۹-۳۰ جون ۱۹۴۳ء منعقد ہوگا۔ علمائے کرام قادیان سے تشریف لائینگے قرب وجوار کی تمام جماعتیں کثرت سے شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔ دوسرے شہروں سے بھی احمدی احباب تشریف لائیں تو عند اللہ ماجور ہونگے کھانے اور رہائش کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ہوگا۔ انہی دنوں ناظر صاحب امور عامہ ایک نہایت اہم ضروری کام کے لئے تشریف لائیں گے ضلع گوجرانوالہ اور دیگر قرب وجوار کی جماعتیں کثرت سے تشریف لائیں۔ ناظم جلسہ وسیکرٹری دعوۃ وتبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

لاہور میں ایک تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان پبلک جلسہ بروز جمعرات بتاریخ ۲۵ ماہ حال بوقت ۸½ بجے شام باغ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

(۱) دنیا میں عذابوں کا سبب اور ان کا علاج ۔ مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان

(۲) قیام امن کے ذرائع ۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

(۳) دنیا کا آئندہ نظام ۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور

صدارت جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا فرمائیں گے۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ ضرور شریک ہوں۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھنا ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

ہمارا شفیق خدا

حدیث قدسی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ انا عند ظن عبدی بی۔ میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہوں۔ جیسا کہ وُہ میرے متعلق گمان کرتا ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری دُعا کیا سُننی ہے۔ ہم تو گنہگار ہیں۔ وُہ تو اولیاء اللہ کی دُعائیں سُنتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ جب میرا بندہ میرے متعلق بدظنی کرتا ہے۔ تو میں بھی اس کی دُعا نہیں سُنتا لیکن جب کوئی شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اللہ سب کا مالک ہے۔ سب کا رازق ہے میں اس کے ہاتھ کا ایک ادنےٰ کرشمہ ہوں۔ اگر بُرا ہُوں۔ تو بھی اس کا ہُوں۔ اور اگر اچھا ہُوں تب بھی اس کا بندہ ہوں۔ وہ میری بھی پکار سُنے گا۔ اس پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ مجھ پر حُسنِ ظنی رکھتا ہے۔ میں بھی اس کی دُعا سُنتا ہُوں۔

فرمایا۔ دیکھو۔ ایک بچہ خواہ کتنا ہی نالائق ہو۔ اور کتنے ہی بڑے جُرم کا ارتکاب کرے۔ ماں اس کو جھڑکتی ہے بعض دفعہ سزا بھی دیتی ہے۔ مگر پھر چھاتی سے لگا لیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو ارحم الراحمین ہے۔ اس کی شفقت تو ماں سے بہت زیادہ ہے۔ اس پر انسان کیوں بدظنی کرے۔ اور اس کی ذات سے کیوں نا امید ہو۔ بے شک ہم گنہگار ہیں۔ قصُور وار ہیں۔ ہم سے سخت کوتاہیاں اور نافرمانیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ مگر پھر بھی اس کی ذات سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ جب کوئی مصیبت پڑے کوئی حاجت درپیش ہو۔ فوراً اس کے آستانہ پر جھک جاؤ۔ اور کہو۔ الٰہی میں بڑا حاجت مند ہوں۔ میں تیرے سوا کس کو کہوں۔ کیا محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کہوں۔ وُہ تو مدینہ میں مدفون ہیں پھر کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہوں وُہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔ پس تیرے سوا اور کون ہے۔ جس سے کہوں۔ الٰہی تُو ہی میرا آقا ہے۔ اور میں تیرے ہاتھ کا کرشمہ ہوں۔ تو میرے سب بوجھ خود اُٹھا لے۔ میری دوڑ صرف تیرے در تک ہے۔ تو مجھ کو خالی نہ پھیریو۔ جو انسان اس طرح کہتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی سُنتا ہے۔ اور ضرور سُنتا ہے۔ کیونکہ وُہ کہتا ہے۔ جو مجھ پر حسنِ ظن رکھتا ہے۔ میں بھی اس کے ظن کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہُوں۔

پھر فرمایا۔ وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسہ وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وُہ مجھ کو یاد رکھتا ہے۔ اور اگر وُہ میرا ذکر لوگوں میں کرتا ہے۔ تو میں قیامت کے دن اس سے بہتر لوگوں میں اس کا ذکر کروں گا۔

فرمایا۔ کہ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس پاک ذات کے اوصاف اس کے محاسن۔ اس کی خوبیاں لوگوں میں پھیلائیں۔ کیونکہ ہمارا خدا تمام عیوب سے پاک۔ اور تمام کمالات اور تمام خوبیوں سے متصف ہے۔ غیر مذاہب کے معبُود ہمارے خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتے عیسائیوں کا خدا ایسا ہے۔ کہ انسان کو گناہ کرنے پر مجبور بنایا۔ اور پھر سزا کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ بے شک وُہ کہتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح نے کفارہ ہو کر انسان کے گناہوں کی سزا معاف کرا دی۔ مگر اصُولاً ان کا خدا بغیر سزا کے معاف نہیں کر سکتا اسی طرح آریوں کا پرمیشور ہے۔ وُہ بھی سزا کے بغیر انسان کو نہیں چھوڑتا۔ رحم اور شفقت اس کی طبیعت میں نہیں ہے حالانکہ جب ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو ایک شریف انسان دوسرے شریف انسان کو معاف کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی کینہ ور کیوں ہے۔ کہ بغیر انتقام کے کسی کو نہ چھوڑے۔

اسلام نے جو خُدا پیش کیا ہے۔ وُہ ایسا نہیں۔ وُہ نہایت رحیم و کریم ہے اس کی شفقت اور اس کا رحم اس کے غضب پر غالب ہے۔ وُہ اپنے بندوں کو سزا دے کر خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان پر رحم کرنا چاہتا ہے۔ پس ہم کو چاہیئے۔ کہ ایسے محسن خدا کی ذات کو اس کی صفات کو دُوسرے مذاہب کے لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ ہم سفر میں ہوں۔ یا حضر میں۔ ریل گاڑی میں ہوں۔ یا موٹر میں۔ ہر وقت اپنے محسن اور پیدا کرنے والے خدا کا ذکر کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جب انسان اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ جس طرح اس نے میرا ذکر لوگوں میں کیا۔ میں بھی اس کا ذکر اپنے فرشتوں میں کروں گا۔

پھر فرمایا:۔ وان تقرب الی بشبر تقربت الیہ ذراعًا وان تقرب الی ذراعًا تقربت الیہ باعًا وان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ۔ کہ اگر میرا بندہ ایک بالشت بھر میرے قریب ہو۔ تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وُہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے۔ تو میں ایک بازو اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وُہ چل کر میری طرف آتا ہے۔ تو میں بھاگ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔

فرمایا۔ دو وجودوں کے درمیان کئی قسم کے محبت کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک محبت مساوی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسے دوستوں کی محبت ہوتی ہے۔ کہ تم جس قسم کا سلوک کرو گے۔ ایسا ہی ہم بھی کریں گے۔ اور دوسری محبت شفیق ماں کی ہوتی ہے کہ بچہ ماں کے پاس جاتا ہے۔ وُہ اسے گلے سے لگا لیتی ہے۔ وُہ کہتا ہے۔ اماں میں بازار جاتا ہوں۔ اس کا دل شفقت سے بھر جاتا ہے۔ اور کہتی ہے۔ لو آنے لو۔ کوئی چیز لے لینا۔ اللہ تعالےٰ کی شان بھی ایسی ہی ہے۔ کہ اگر کوئی ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہے۔ تو وہ گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی چل کر اس کے پاس آتا ہے۔ تو وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ بعض دفعہ تم ایک کھجور صدقہ دیتے ہو۔ اللہ تعالےٰ اس کو اس طرح پالتا ہے۔ جس طرح لوگ گھوڑے کو پالتے ہیں اور پھر قیامت کے دن اس کو بہت بڑھا کر دے گا۔ دیکھو۔ انسان خدا تعالےٰ کی ہمسری نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی اس نے انسان میں چھوٹے پیمانہ پر اپنی صفات رکھ دی ہیں۔ اس کو عقل دی ہے۔ فہم دیا ہے۔ علم دیا ہے۔ اور پھر انسان کے لئے اتنا کافی سمجھا ہے۔ کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی طرف رجُوع کرے اللہ تعالےٰ اس کا سہارا بن جاتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جب لوگوں پر عذاب آیا۔ اور انہوں نے کہا۔ یا ایھا الساحر ادع لنا ربک بما عھد عندک اننا لمھتدون۔ کہ اے جادوگر! اپنے رب سے ہمارے لئے دُعا مانگ۔ کہ یہ عذاب ہم سے ٹل جائے۔ ہم ضرور ہدایت پا جائیں گے۔ تو باوجُود اس کے کہ خدا تعالےٰ عالم الغیب تھا۔ وُہ جانتا تھا۔ کہ یہ لوگ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ مگر اس نے ان کی درخواست قبول کر لی۔ اور عذاب کو روک دیا۔ کیونکہ وُہ بڑا شفیق ہے۔ انسان ذرا توجہ کرے۔ وہ فوراً مان جاتا ہے۔ یہ اسی شفقت کا نتیجہ تھا۔ کہ جب انبیاء کے مخالفین نے ذرا رجُوع کیا تو اس نے اپنی وعیدی پیشگوئیوں کو بھی ٹال دیا۔

عبدالکریم شرما۔

ایک احمدی نوجوان کی ایف اے کے امتحان میں شاندار کامیابی

ایک گزشتہ پرچہ میں یہ خبر شائع کی جا چکی ہے کہ چودھری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز ملتان کا لڑکا عزیز عبدالسلام جو پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں ۷۶۵ نمبر حاصل کر کے اول رہا تھا۔ ایف اے کے امتحان میں ۶۵۰ نمبروں میں سے ۵۵۵ نمبر حاصل کر کے تمام یونیورسٹی میں اول رہا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ عزیز نہ صرف یونیورسٹی میں اول رہا ہے۔ بلکہ اس نے یونیورسٹی کا ریکارڈ بھی توڑ دیا ہے۔ چنانچہ سابقہ ریکارڈ ۵۳۰ کہا جاتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو عزیز کی [illegible]

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے ایثار کی ایک مثال

زندہ اور ترقی پذیر اقوام میں ایثار و قربانی کی روح کا موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ کسی قوم کی طاقت و قوت کا اندازہ اسی ایثار و قربانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو اس کے افراد میں پائی جاتی ہو۔ کوئی قوم جتنی اس روح سے محروم ہوگی۔ اتنا ہی وہ بین الاقوامی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہے گی۔ اور ہمارا دعوئے ہے جس پر تاریخ اسلام کا ہر ورق شاہد ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم اور بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی قوت قدسیہ نے پیروانِ اسلام میں ایثار کی جو روح پیدا کی۔ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ بنی نوع انسان کے لئے ایثار ملک و ملت کے لئے ایثار اور اپنے بھائیوں کے لئے ایثار ہر ایک میں صحابہ کرام بے مثال ہیں۔ اور دنیا میں گو ہمیشہ ایثار کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ قابل تعریف اور قابل داد بھی ہوتے ہیں۔ لیکن دیگر تمام اخلاق حسنہ کی طرح صحابہ کرام نے اس خلق میں بھی کبھی نہ مٹنے والے نقوش چھوڑے ہیں۔ اور دنیا تہذیب و تمدن میں کتنی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ اور انسانی عقل و شعور انتہا کو کیوں نہ پہونچ جائے صحابہ کرام نے ایثار کے جو نمونے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ وہ ہر وقت بنی نوع انسان کے لئے روشنی کا مینار بنے رہینگے اور ہمیشہ بہادری اور شجاعت کا سبق سکھاتے رہیں گے۔

حال میں برما کی ہندوستانی فوج کیطرف سے غیر مصافی عوام کے لئے ایثار کی ایک مثال اخبارات میں آئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کے ساتھ آج سے قریباً چودہ سو سال قبل کے بظاہر بالکل ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے ایثار کی بھی ایک مثال پیش کر دیں۔ تا قارئین اندازہ کر سکیں کہ دونوں میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ واقعہ حسب ذیل ہے۔

"ہندوستانی فوج کے ایک فوجی افسر کا بیان ہے۔ کہ ہماری تھکی ماندی فوجیں جو بغیر آرام کئے گزشتہ پانچ ماہ سے برما میں مصروف جنگ تھیں۔ بالآخر سرحد کو عبور کر کے آسام تک پہونچنے میں کامیاب ہوگئیں۔ ان کو لانے کے لئے منی پور روڈ پر لاریاں بھیجی گئیں۔ اس سڑک کی بارشوں کی وجہ سے ردی حالت ہو رہی تھی جب یہ فوجیں اس سڑک پر پہونچیں۔ تو اچانک برما سے دو ہزار ہندوستانی پناہ گزین اس جگہ پہونچے ہوئے تھے۔ چنانچہ فوراً ہی ان برطانی اور ہندوستانی سپاہیوں نے اپنی لاریاں ان پناہ گزینوں کے لئے رضاکارانہ طور پر دے دیں۔ اور اسی وقت یہ تھکے ماندے بہادر سپاہی برستی ہوئی بارش اور پہاڑی علاقے میں ۴۵ میل تک پیدل چلنے کو تیار ہو گئے۔ میں نے ان بہادروں میں سے ایک سے گفتگو کی۔ اس شخص کے پاؤں زخمی اور بخار چڑھا ہوا تھا۔ وہ اپنے اس ایثار کے متعلق فوراً بول اٹھا۔ کہ ان پناہ گزینوں میں چونکہ عورتیں اور بچے زیادہ تھے۔ اس لئے ان کو سواری کی ہم سے زیادہ ضرورت تھی۔"

(انقلاب ۱۱ جون ۱۹۴۲ء)

اس کے ساتھ صحابہ کرام کے نوجوان طبقہ کے ایثار کی حسب ذیل مثال ملاحظہ فرمایئے

ایک غزوہ میں حضرت عکرمہ بن ابی جہل حضرت حارث بن ہشام اور حضرت سہیل بن عمر زخمی ہوئے۔ زخم تینوں کے شدید نوعیت کے تھے۔ اور تینوں جان کنی کی حالت میں اور سخت پیاس محسوس کر رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک شخص حضرت عکرمہ کے لئے پانی لایا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے نازک وقت میں پانی کے چند قطرات کتنی قیمتی چیز سمجھی جاسکتی ہے۔ لیکن جب پانی ان کے پاس لایا گیا۔ تو آپ نے دیکھا کہ حضرت سہیل حسرت بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ کے جذبۂ ایثار کے لئے یہ چیز ناقابل برداشت تھی۔ کہ خود پانی پی لیں۔ درآنحالیکہ آپ کا بھائی پاس ہی پیاسا پڑا ہوا ہو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا پہلے حضرت سہیل کو پانی پلاؤ پھر میں پیونگا۔ وہ شخص پانی لے کر حضرت سہیل کے پاس پہونچا۔ مگر وہ بھی اسی چشمۂ روحانیت سے سیراب تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت حارث پانی کے خواہشمند معلوم ہوتے ہیں اور یہ دیکھ کر حضرت سہیل نے بھی پانی لانے والے سے خواہش کی۔ کہ پہلے پانی حضرت حارث کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ وہ لے گیا۔ مگر اتنے میں ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ وہ واپس حضرت سہیل کے پاس پہونچا۔ مگر وہ بھی جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر چکے تھے پھر وہ حضرت عکرمہ کے پاس آیا مگر انہیں بھی اب پانی پینے کی کوئی احتیاج نہ تھی۔ کیونکہ وہ بھی اس وقت تک جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ اللھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

(استیعاب تذکرہ حضرت عکرمہ)

یہ واحد مثال نہیں بلکہ ایسی مثالیں سینکڑوں ہیں۔ لیکن بہ رعایت موضوع یعنی فوجی سپاہیوں کے دوسروں کے لئے ایثار کی مثال کے مقابلہ میں صحابہ کرام کی یہ مثال پیش کی گئی ہے۔ جو ایسی شاندار ہے کہ بے اختیار اپنے پیروؤں میں ایسی روح پیدا کر دینے والے پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ ایثار جو دکھایا گیا۔ یہ محض اخوت ہمدردی اور اپنے بھائیوں سے محبت کے جذبہ کے ماتحت دکھایا گیا۔ اس میں کسی ڈسپلن کسی نظام اور کسی افسر کے حکم کی تعمیل کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ بلکہ اگر نہ کیا جاتا تو کوئی اعتراض بھی نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ وقت ایسا نازک تھا۔ کہ ہر ایک کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ اور موت سامنے کھڑی دکھائی دیتی تھی۔

اپنے افسروں کے حکم کے ماتحت ایک ایسا ایثار جس سے اپنے آپ کو کچھ نہ کچھ تکلیف پہونچ سکتی ہو۔ بے شک ایثار ہے۔ اور اس کی تعریف کی جانی چاہیئے لیکن دلی محبت کے جذبات کے ماتحت اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دوسرے کی جان بچانے کا جذبہ ایثار کا ایک ایسا بلند پایہ اور قابل فخر کارنامہ ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے ایثار کے واقعات کی تاریخ کا عنوان بنا رہیگا۔ مگر افسوس کہ آج مسلمان اپنے ان بزرگوں کے شاندار اور قابل فخر کارناموں کو فراموش کر چکے اور اس خلق کو بالکل بھلا چکے ہیں۔ وہ دیگر قوموں سے تعلق رکھنے

اڑیسہ میں احمدی جماعتوں کی تعلیم و تربیت

جو تبلیغی وفد قادیان سے اڑیسہ کی کانفرنس کے لئے سونگڑہ آیا۔ اس کے امیر حضرت ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سونگڑہ میں ۲۸/۹ کو پہونچ کر محلہ کوسمی گوپال پور۔ رسول پور۔ رامکا پور۔ دھوآں ساہی۔ محی الدین پور کامعہ وفد دورہ کیا۔ اور تربیت کا کام روزانہ قرآن مجید کے درس دے کر احسن طور پر سرانجام دیا۔ درسوں کے علاوہ کئی بار اجتماعی دعائیں کوسمی میں کرائی گئیں۔ محلہ رسولپور میں ایک متنازعہ جگہ کا فیصلہ کر کے احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی۔ محلہ دھوآں ساہی میں دو فریق کے تنازعہ کا نصیحت فرما کر فیصلہ کیا۔ کئی ایک بیماروں کو آپ نے نسخے لکھ کر دئیے۔ اور بعض کی بیماریوں کی تشخیص فرمائی۔ کئی احباب نے سوالات کر کے جوابات لئے۔

سونگڑہ سے فارغ ہو کر آپ معہ وفد کٹک تشریف لائے۔ جناب مولوی صاحب خانصاحب ایس۔ ڈی۔ او کٹک نے سارے وفد کے کھانے کا انتظام اپنے ذمہ لیا۔ اور ٹھہرنے کا انتظام احمدیہ ہاؤس میں کیا۔ اور باوجود سخت مصروفیت کے اکثر خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ حضرت فاضل راجیکی صاحب کی پہلی تقریر مولوی مصاحب خانصاحب کی بیگم صاحب کی خواہش پر ان کی کوٹھی پر ہوئی۔ جس میں شہر کے ایک معزز جناب مولوی فضل حق صاحب ایم۔ ایل۔ اے بھی شامل تھے۔ جو بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

دوسری تقریر احمدیہ ہاؤس میں ذکر حبیب کے موضوع پر آپ نے نہایت ہی پرمعارف وحقائق فرما کر حاضرین کو مستفیض کیا۔ کئی ایک غیر احمدی تعلیم یافتہ بھی شامل ہوئے۔ روزانہ درس قرآن کریم بھی ہوتا رہا۔ آپ بعض اوقات مولوی محمد سلیم صاحب کو بھی درس قرآن کریم پر مقرر فرماتے رہے آپ کی تقاریر سننے کے لئے سونگڑہ کے چند نوجوان ارکان مجلس خدام الاحمدیہ ۲۰ میل پیدل چل کر کٹک میں آئے۔

۱۰/۶/۴۲ کو آپ نے خوردہ کی جماعت میں قرآن کریم سنا کر جماعت کی تربیت فرمائی۔ ایک رات مولوی محمد سلیم صاحب نے درود شریف کے فضائل اور برکات بیان فرمائے۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ ایک غیر احمدی انسپکٹر پولیس بھی شامل ہوئے۔ اور بہت ہی اچھا اثر لے کر گئے۔ اس کے بعد موضع کیرنگ میں حضرت مولانا راجیکی صاحب کے روزانہ درس اور وعظ جاری ہیں۔ چند احمدی نوجوان جماعت سونگڑہ کے کیرنگ میں بھی پہونچ کر آپ سے مستفیض ہوتے رہے۔ اس عاجز نے آپ کے وعظوں سے اکثر حصہ کے نکات اور معارف لوٹ لئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت فاضل موصوف کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

راقم قریشی محمد حنیف قمر رکن مجلس انصار اللہ

جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا

نصرت آباد سندھ:۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ اس دن تقریباً سب دوستوں نے سرگرمی سے ہندو سکھ۔ عیسائی۔ بھیل۔ کولی وغیرہ اقوام میں تبلیغ کی۔ ۱۵۰ کے قریب غیر مسلموں کو جن میں بڑے زمیندار۔ سرکاری عہدہ دار۔ اور ایک اسمبلی کے ممبر بھی تھے پیغام حق پہنچایا گیا۔ جو شوق اور دلچسپی سے سنا گیا۔ بکصد ٹریکٹ سندھی۔ اردو۔ اور ہندی میں تقسیم کئے گئے۔ مقامات تبلیغ۔ نصرت آباد۔ نوکوٹ اور مضافات تھے۔

کنہ پورہ:۔ سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ کنہ پورہ اور شورکوٹ کے احباب میں سات مواضعات میں غیر مسلموں۔ بالخصوص ہندؤوں کو تبلیغ کی۔ اور مرکز سے آمدہ ٹریکٹ ورتمان یگ کا اوتار تقسیم کئے گئے۔

کوئٹہ:۔ جماعت ہذا نے انفرادی طور پر اور وفود کی صورت میں بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور ۱۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ غیر مسلموں نے ہماری باتیں سنجیدگی سے سنیں۔ اور دوبارہ ملاقات کرنے۔ اور کرشن اوتار کے مزید حالات معلوم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ نیز مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر طلب کیا۔

گھٹیالیاں:۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں نے نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور مختلف دیہات کا دورہ کر کے ہندوؤں سکھوں عیسائیوں اور آریوں کو تبلیغ کی۔ علاوہ زبانی تبلیغ کے بہت سے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

تھیوہ کلاسوالہ:۔ جماعت ہذا کے جملہ افراد نے یوم التبلیغ میں حصہ لیا۔ اور ہندوؤں۔ سکھوں۔ اور عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

ناظم نشرواشاعت قادیان دارالامان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام بیس ہزار لوگوں کو میجک لینٹرن کے ذریعہ

میں نے ڈیڑھ ماہ میں ضلع جالندھر۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ کی مختلف جماعتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیوں پر لیکچر دئیے۔ بھٹنڈہ۔ لاہور امین آباد۔ ڈسکہ۔ بدوملہی وغیرہ میں خاص طور پر غیر احمدی وغیر مسلم لوگوں نے شمولیت اختیار کی۔ لوگوں نے نہایت اطمینان اور سکون سے لیکچر سنا۔ اور قریباً ہر مقام پر بلالحاظ مذہب وملت متاثر ہوئے۔ بعض جگہ لوگوں نے علی الاعلان اقرار کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر یہ پیشگوئیاں جو جنگ کے متعلق آپ نے کیں وہ حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔

دس اشخاص نے بیعت کی۔ غرض یہ سلسلہ لیکچروں کا بے حد مفید و کامیاب رہا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس طریق سے لوگ بڑے شوق سے ہماری باتیں سن لیتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ کہ میں تبلیغ دین کروں۔ امید ہے۔ کہ احباب اس مقدس کام میں مجھ سے تعاون کریں گے۔ اسلم دارالفضل قادیان

ایک مکان کی تعمیر کیلئے چندہ کی تحریک

علاقہ گھٹیالیاں میں ایک دینیات کا مدرسہ قائم ہے۔ لیکن مدرس صاحب کیلئے مکان کا انتظام نہیں ہے مدرسے کی عمارت کیلئے اردگرد کے علاقہ سے احمدی آبادی نے لگاتار چندے بھی دئیے ہیں۔ اور پندرہ سولہ گھماؤں اراضی بھی مدرسے کیلئے وقف کر دی ہے۔ لیکن مدرس کے مکان کیلئے اب تک انتظام نہیں ہوا۔ اسوقت قرض لے کر چند رگے مگولے میں مکان تیار ہوا ہے۔ جس کی ادائگی کے لئے امیر صاحب علاقہ کو ضلع سیالکوٹ کے علاوہ ضلع گوجرانوالہ۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ اور سرگودھا کی جماعتوں سے بھی چندہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ احباب سے استدعا ہے کہ گھٹیالیاں کے علاقہ کے احمدیوں کی اسقدر قربانی کو دیکھتے ہوئے وہاں کے مدرسے کی امداد کے طور پر مدرس کے مکان میں حسب استطاعت چندہ دینے میں دریغ نہ فرمائیں گے۔ دیہاتی آبادی کے مفاد ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اور ایک علاقہ میں دینی

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۲۳:- منکہ شریف بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب قوم جٹ ججہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جھیور چک ۱۷ ڈاکخانہ سانگلاہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ I - چوڑیاں۔ نیکلس۔ انگوٹھی کلپ۔ کانٹے۔ ہر پانچ زیور طلائی و پازیب نقری قیمتی اندازاً ۵۰۰ روپے۔ II - نقد مبلغ ۲۵ روپے III مبلغ ۵۰۰ روپے مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھدی کہ سند رہے

العبد:- شریف بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب کنری سندھ۔ گواہ شد:- چوہدری شریف احمد خاوند موصیہ حال کنری سندھ۔ گواہ شد:- چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۱۶۷:- منکہ بیگم بی بی زوجہ مستری محمد صدیق صاحب قوم لوہار عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کلاس والہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں سوائے مبلغ ایک صد پچاس روپیہ حق مہر کے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میرے مرنے سے پیشتر یا مرتے وقت تک کوئی اور جائیداد میسر ہو جا سکے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو جاوے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- بیگم بی بی (نشان انگوٹھا)

گواہ شد:- محمد حسین خاں جمعدار کلرک راولپنڈی

گواہ شد:- محمد شفیع ہیڈ کلرک لوکو شیڈ ریلوے اسٹیشن راولپنڈی

گواہ شد:- مستری محمد صدیق۔ خاوند موصیہ۔

ضروری استدعا

الفضل مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض کا ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہونا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو خود بخود چندہ ارسال فرما دیا کرتے ہیں۔ ہم تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ جون تک چندہ ارسال فرما دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ ان کی خدمت میں یکم جولائی کو وی۔ پی ارسال ہونگے۔

منیجر "الفضل"

یکم جولائی سے قبل رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیجئے کیونکہ اس تاریخ کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائینگے

نمبر ۶۱۵۳:- منکہ رکن الدین ولد محمد بخش قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۰ء ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس ایک مکان واقعہ قادیان تین سو روپیہ کا اور ایکصد روپیہ کا مال اپنے گاؤں میں یعنی کچا مکان اور مویشی وغیرہ کل جائیداد مبلغ چارصد روپے کا ہے۔ میں اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر اس کا کوئی حصہ ادا کروں گا۔ تو وہ رقم وصیت میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ اور مجھے سالانہ آمد غلہ گندم وغیرہ اوسط بھاؤ میں مبلغ ساٹھ روپے سالانہ ہے۔ لہذا اس کا بحساب کمی بیشی نرخ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں فصل کے موقعہ پر بھیجدیا کرونگا۔ بقلم خود راقم الحروف پیر محمد پنوں احمدی ساکن فسوو والی

العبد:- رکن الدین معہ صحیح نشان انگوٹھا

گواہ شد:- محمد حسین احمدی ساکن سوہل خورد۔ گواہ شد:- سردار خان پریذیڈنٹ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۳ جون۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ جنرل رومیل اپنی بڑی فوجوں کو فورٹ کپوزو کے بالمقابل جمع کر رہا ہے اور اسکی کچھ فوجیں سیدی عزیز کی طرف ہیں۔ ٹینکوں اور پیدل فوج کا ایک بہت مضبوط دستہ تیزی سے باردیا روڈ کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا ہے اور گمبوت کو گذر چکا ہے۔ اتحادی گشتی دستوں سے جرمن مشینی دستوں کا تصادم سیدی عزیز کے ارد گرد ہو رہا ہے۔ یہ مقام مصری سرحد سے دس میل پر ہے سرحدی علاقہ میں سارا دن دشمن کی سرگرمیاں معمولی پیمانہ پر جاری رہیں اور خیال ہے کہ اب جرمن آئندہ قدم اٹھانے میں دیر نہیں کریں گے اور یہ ممکن ہے کہ اس وقت تک حملہ ہو بھی چکا ہو۔

قاہرہ ۲۳ جون۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ طبروق پر حملہ کے پہلے ہی روز جرمنوں نے وہاں پیراشوٹ بھی اتار دیئے تھے۔ اسوقت بھی جرمن پیراشوٹ دستوں کو جمع کر رہے ہیں۔ اتحادی فوجیں مصری سرحد پر سولم کے علاقہ میں بڑی مستعدی سے ساتھ مورچے تعمیر کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۳ جون۔ آج ایوان عام میں لیبیا کی جنگ کے بارہ میں نائب وزیر اعظم میجر اٹلی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یکم جون تک کی جو رپورٹ جنرل آکنلک نے بھیجی تھی وہ تو تسلی بخش تھی۔ اسکے بعد ہماری فوجوں کی شاندار جرأت اور بہادری کے باوجود حالات ہمارے خلاف ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانی سرنگوں سے دشمن کو نکالنے کیلئے جنرل ریچی نے جو حملہ کیا وہ پیش از وقت تھا۔

برلین ۲۳ جون۔ لیبیا کی محوری فوجوں کے کمانڈر جنرل رومیل کو ہٹلر نے فیلڈ مارشل بنا دیا ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ پارلیمنٹ میں لیبیا کی صورت حالات پر بحث سے قبل ممکن ہے کہ مسٹر چرچل کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہو اگر یہ پیش ہوئی تو سابق جنگی کابینہ کے ممبر مسٹر آرتھر گرین وڈ سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا اور ارل ونٹرٹن بھی اس کے مؤید ہونگے۔ اگر یہ تحریک پیش ہوئی تو حکومت کی طرف سے اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔

ملبورن ۲۳ جون۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے ایک تقریر میں کہا کہ طبروق کی شکست کو معمولی نہ سمجھنا چاہیئے یہ اتحادیوں کے محاذ پر شدید ضرب ہے۔ جرمنوں کی گھیرا ڈالنے والی فوج کا ایک نقطہ طبروق اور دوسرا سبسٹاپول ہے۔ اگر یہ دونوں فوجیں باہم مل گئیں تو اسکے معنے یہ ہونگے۔ کہ اتحادیوں کو بحیرہ روم سے نکال دیا جائیگا۔

ماسکو ۲۳ جون۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ سبسٹاپول کی آبادی کا ایک حصہ خصوصاً بچوں کو وہاں سے نکال لیا گیا ہے۔ جرمن اتوار کو روسی مورچوں میں داخل ہو گئے تھے اور اسکی پیدا شدہ خطرہ میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ خارکوف کے محاذ پر جوابی حملہ کر کے روسیوں نے دشمن کو ایک دریا کے اس پار دھکیل دیا ہے اور مغربی کنارے کے کئی قصبات پر قبضہ کر لیا ہے۔۔۔۔ کریمیا میں دشمن کے حملوں کا زور ابھی تک کم نہیں ہوا۔ سبسٹاپول کے محاذ پر دشمن کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔

وشی ۲۳ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم ایم لاوال نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں جرمنی کی فتح چاہتا ہوں ورنہ ہر جگہ بالشوازم غالب آجائیگا۔ فرانس نے ۱۹۳۸ء میں جرمنی سے سمجھوتہ نہ کر کے سخت غلطی کی۔ اور آج ہمیں لازمی طور پر اس سے سمجھوتہ کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں جرمنی اور اٹلی کے ساتھ نارمل تعلقات قائم کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں ہر ایک فرانسیسی مزدور سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جرمنی میں جاکر کام کرے۔ وہاں ان کو خوش آمدید کہا جائیگا اور معقول تنخواہ و بونس ملیگا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ نئے یورپ میں فرانس کو اپنا موزون درجہ ملے۔ تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں میری اپیل پر لبیک کہیں۔

لنڈن ۲۳ جون۔ آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ فرانسیسی افریقہ سے جنرل رومیل کو اب بھی مدد مل رہی ہے اس علاقہ کی پیداوار جرمنوں کو مل رہی ہے اور محوری جہاز فرانسیسی پانیوں کا استعمال کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۳ جون۔ یہاں مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں جو کانفرنس ہو رہی ہے اسکے متعلق ان دونوں کی طرف سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ دونوں لیڈر دشمن کے خلاف اتحادیوں کے جنگی ذرائع کو منظم کرنیکے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ تا اتحادیوں کی جنگی طاقت کو بڑھایا جاسکے گفتگو کی نوعیت فی الحال ظاہر نہیں کیجا سکتی۔ لیکن اتحادیوں کے سامنے جو عظیم الشان کام ہے اسکے متعلق دونوں متفق ہیں۔ چونکہ بعض امور ایسے تھے جنہیں خط و کتابت کے ذریعہ طے نہ کیا جاسکتا تھا۔ اسلیئے اس ملاقات کا انتظام کیا گیا۔

ماسکو ۲۳ جون۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک سال کی جنگ میں جرمنی کے ایک کروڑ سپاہی ہلاک۔ مجروح یا مفقود ہوئے ہیں۔ سوویٹ سپاہیوں کا نقصان ۴۵ لاکھ ہے۔ جرمنوں کے ۳۰۵۰۰ توپیں۔ ۲۴۰۰۰ ٹینک اور ۲۰ ہزار ہوائی جہاز برباد ہوئے ہیں۔ روسی مجروحین میں ۷۰ فیصدی واپس میدان میں پہنچ چکے ہیں۔ مگر جرمنوں میں سے صرف چالیس فیصدی۔

واشنگٹن ۲۳ جون۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ کوریا اور منچوریا میں کورین لوگوں نے جاپانیوں کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ ایم لاوال نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے ان فرانسیسی جنگی قیدیوں کو جو کھیتوں میں کام کرتے تھے رہا کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

دہلی ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی اس امر پر رضامند ہو گئے ہیں کہ جنگی قیدیوں کے رشتہ دار انہیں خطوط بھیج سکتے ہیں جو سنسر ہو کر ان کو مل سکینگے۔ یہ خطوط مختصر ہونے چاہئیں اور محکمہ اطلاعات شملہ کی معرفت بھیجے جائیں۔ انپر ٹکٹ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ سنگاپور کے برطانی جنگی قیدیوں اور باشندوں کے ساتھ ابھی تک خط و کتابت کی اجازت نہیں دی گئی۔ البتہ عام شہریوں اور نظربندوں کے متعلق ایسا انتظام کیا جا رہا ہے۔

چنگکنگ ۲۳ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چکیانگ کے صدر مقام کنہوا کے شمال مشرق میں جاپانی اپنے مورچوں کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اسکے علاوہ چینی حوہیش اور ینگ کے شہروں میں جاپانیوں پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ نیز کیانگسی کے علاقہ میں بھی بعض مقامات پر کامیاب حملے کر رہے ہیں۔ جاپانی حملوں کے باوجود تاشان کے پہاڑوں میں چینی اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

کٹک ۲۳ جون۔ حکومت اڑیسہ نے ایک سرکاری بیان میں بتایا ہے کہ فوجی ضروریات کے پیش نظر حکومت بعض جدید اقدامات پر مجبور ہو گئی ہو ممکن ہے۔ آباد علاقوں کو فوجی ضروریات کے پیش نظر خالی کرانا پڑے۔ ڈیفنس کیلئے مشقی تربیت کا انتظام کیا جائے اور بعض علاقوں میں ٹرانسپورٹ کو بالکل بند یا دوسرے علاقوں میں تبدیل کرنا پڑے۔ کسی علاقہ کو خالی کرنے کی صورت میں ان لوگوں کی عارضی حفاظت کا انتظام حکومت خود کریگی۔ مالی امداد بھی دیجائیگی اور موزون مقامات پر زمینیں بھی مہیا کرنے کا انتظام کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں ایک جگہ کو چھوڑنے۔ اور نیا مکان بنانیکے اخراجات بھی دیئے جائینگے۔ اسی طرح نقصانات کی تلافی بھی کی جائے گی۔

کراچی ۲۳ جون۔ سندھ میں مارشل لاء کے ایڈمنسٹریٹر نے حکم دیا ہے کہ ڈاکہ زنی کی سزا موت تک ہوگی۔ اگر کوئی شخص مقررہ رقبہ سے باہر نہ جانے کے حکم کو توڑیگا۔ تو اسے سات سال تک قید کی سزا دیجاسکتی ہے۔ کوئی شخص مارشل لاء کے رقبہ میں دریائے سندھ کو پار نہیں کر سکتا۔ دریا کو صرف کوٹری اور روہڑی کے پلوں پر سے عبور کیا جاسکتا ہے ان دونوں مقامات کے درمیان کوئی کشتی کرایہ پر نہیں چلائی جاسکتی۔

بمبئی ۲۳ جون۔ ہندوستانی ٹکسالی چاندی ۸۴/۸/- سونا حاضر ۴۹/۷/۰ پونڈ ۳۷/۱۰/- لاہور میں چاندی ۸۳/۰/۰ سونا ۴۹/۸/- لائلپور میں گندم ڈرہ ۴/۱۴/- ۵۹۱ ۵/۰/- نخود ۵/۲/- توریہ ۶/۲/- روئی دیسی ۱۲/۸/- گھی ۵۸/۰/-

واشنگٹن ۲۳ جون۔ مسٹر روزویلٹ کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مسٹر چرچل اور روزویلٹ میں جہاز سازی کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔ کل مسٹر روزویلٹ نے چین کے وزیر خارجہ سے طویل بات چیت کی جو فوجی نوعیت کی تھی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔